باب ۲

داخلی سلامتی

’زمینی علاقے، اقتدار اور آزادی‘ کی حفاظت کرنا بھارت کی سلامتی کی پالیسی کی بنیاد ہے۔ یہ نظریہ اہم ہونے کے باوجود ’سلامتی‘ کے تصوّر کی وسعت کو سمجھنے کے لیے ناکافی ہے۔ وسیع پیمانے پر سلامتی کی پالیسی پر غور کیا جائے تو اس میں معاشی، صنعتی اور ٹکنالوجی کی بنیاد، سماجی و تہذیبی انتظامیہ کا یکجا ہونا، نظامِ حکومت کا استحکام اور لچک نیز حکومت کے اثرات کا شمار ہوتا ہے۔ تحفظاتی منصوبوں میں فوجی قابلیت کے نظریے کو اندرونی منصوبوں سے جوڑنے کی ضرورت ہے۔ روایتی سرحدی حفاظتی منصوبوں کے پس پشت داخلی سلامتی کے لیے کیے جانے والے کاموں کا احاطہ اس باب میں کیا گیا ہے۔

’خطرے، چیلنج اور تبدیلی‘ کے متعلق اقوامِ متحدہ کی اعلیٰ مطالعاتی کمیٹی کا دعویٰ ہے کہ آفات اور خطرات قومی سرحدیں نہیں پہچانتے۔ وہ ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔ اسی لیے ان کا مقابلہ عالمی، قومی اور ریاستی سطح پر کیا جاتا ہے۔ اس کمیٹی نے چند خطرات کی نشاندہی کی ہے جس کی احتیاط دنیا پر لازم ہے۔

- مفلسی، وبائی امراض اور ماحولیاتی تنزل پر مشتمل معاشی اور سماجی خطرات۔
- علاقائی تنازعات۔
- داخلی تنازعات - جن میں خانہ جنگی، نسل کشی اور دیگر اقسام کے وسیع پیمانے کے ظلم وستم شامل ہیں۔
- جوہری ہتھیار، تابکاری، کیمیائی اور حیاتیاتی اسلحہ۔
- انتہا پسندی۔

داخلی سلامتی سے متعلق بھارت کو درپیش چند خطرات

یہ شعبہ بھارت کی داخلی سلامتی کے لیے ممکنہ خطرات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

۱۔ جموں اور کشمیر میں سرحد پار سے ہونے والی انتہا پسندی۔

۲۔ کچھ علاقوں میں بائیں بازو کی انتہا پسندانہ سرگرمیاں۔

۳۔ انتہا پسندی۔

۴۔ بھارت کے شمال مشرقی علاقوں میں سرحد پار سے ہونے والی انتہا پسندی۔

۱۔ جموں اور کشمیر میں سرحد پار سے ہونے والی انتہا پسندی

لداخ، جموں اور کشمیر کی سرحدیں پاکستان، افغانستان اور چین سے جڑی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے بھارت کی حکومت میں انھیں کافی اہمیت حاصل ہے۔ بھارت اور پاکستان، بھارت اور چین کے درمیان نیز جموں اور کشمیر کے علاقے کے سرحدی تنازعات کا آپ نے مطالعہ کیا ہے۔

کشمیر کی علیحدگی پسند تنظیموں اور بھارتی فوج کے درمیان ہونے والی جھڑپوں کے بارے میں بھی آپ نے پڑھا ہوگا۔ جموں اور کشمیر کو گزشتہ ڈھائی دہائیوں سے انتہا پسندوں اور علیحدگی پسندوں کی جانب سے ہونے والے تشدد کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان تشدد پسند کارروائیوں کو

سرحد پار سے حمایت حاصل ہوتی ہے۔ ان جارحانہ کارروائیوں کی وجہ سرحد پار سے ہونے والی دراندازی ہے۔ کبھی کبھی پڑوسی ممالک کی جانب سے دراندازی میں اضافہ ہوجاتا ہے اور اسے روکنے کے لیے فوج کو جوابی اقدامات کرنے پڑتے ہیں۔

کشمیر میں ایسے کئی واقعات رونما ہو چکے ہیں کہ وہاں انتہا پسندوں کی جانب سے فوجیوں پر پتھراؤ کرنے کے لیے مقامی نوجوانوں کا استعمال کیا گیا۔ انتہا پسندوں کے ذریعے کئی اسکولوں کو آگ لگا کر انھیں تہس نہس کرنے کے واقعات بھی ملتے ہیں۔ انھوں نے فوجی دستوں کی قیام گاہوں اور عوامی بستیوں پر حملے کر کے کئی سپاہیوں اور عام لوگوں کی جانیں بھی لی ہیں۔

کشمیر میں آگ سے جل جانے والے اسکولوں کی تصویریں

مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت نے سرحد پار سے ہونے والی دراندازی کو روکنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

i. سرحدی علاقوں میں باڑ لگانا۔

ii. ٹکنالوجی کی مدد سے نگرانی اور قابو پانے کے لیے اصلاحات

iii. بہتر طریقوں سے جاسوسی

iv. مقامی نوجوانوں کو انتہا پسند کارروائیوں میں شامل ہونے سے باز رکھنا۔

جموں اور کشمیر کے عوام جن سماجی و معاشی مسائل کا سامنا کر رہے ہیں ان مسائل کو حل کرنے کی حکومت نے کوشش کی ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے یعنی ان علاقوں میں امن و امان اور استحکام کے لیے حکومت نے سماجی اکائیوں کو فیصلہ سازی کے پروگرام میں شامل ہونے کے مواقع مہیا کیے ہیں۔ بھارت کی حکومت نے 'اُڑان' نامی اسکیم روبہ عمل لائی ہے جس کا مقصد یہاں کے بے روزگار نوجوانوں میں صلاحیت پیدا کرنا اور انھیں مختلف صنعت و حرفت اور تجارت میں روزگار مہیا کرا کے انھیں خود کفیل بنانا ہے۔

جموں اور کشمیر میں عوام کی 'ہجرت' بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ ۱۹۹۰ء کی ابتدا سے ہی یہاں علیحدگی پسندانہ کارروائیوں میں اضافہ ہوا جس کے نتیجے میں چند سِکھ اور مسلم خاندانوں کے ساتھ بڑی تعداد میں کشمیری پنڈت کشمیر سے جموں، دلّی اور ملک کے دیگر علاقوں میں منتقل ہو گئے۔ کشمیر سے منتقل ہونے والے لوگوں کو بھارت حکومت مدد کر رہی ہے اور انھیں پھر سے آباد کر رہی ہے۔

جموں کے سرحدی علاقے میں لگائی گئی باڑ

۲۔ کچھ علاقوں میں بائیں بازو کی انتہا پسندانہ سرگرمیاں

بائیں بازو کی انتہا پسند تحریک 'نکسل وادی تحریک' کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔اس کی بنیاد 'تلنگانا تحریک' (۵۱-۱۹۴۶ء) میں دِکھائی دیتی ہے۔

تلنگانا تحریک : آج تلنگانا کے نام سے مشہور یہ ریاست سابقہ ریاست حیدر آباد کا حصہ تھی جو بعد میں بھارت کی ریاست بن گئی۔ تلنگانا کے زمینداروں اور جاگیرداروں کے خلاف کسانوں نے جو بغاوت کی اسے 'تلنگانا تحریک' کہتے ہیں۔مطلق العنان جاگیرداروں کی ناانصافی کے خلاف اشتراکیت پسند اور اشتراکیت کے حامی گروہوں نے جو کوششیں کیں اس کا نتیجہ تلنگانا تحریک ہے۔

۱۹۶۷ء میں بھارت کے جاگیردارانہ نظام کے خلاف 'نکسل باری' میں احتجاج کیا گیا۔اس احتجاج کی ابتدا نکسل باری سے ہوئی تھی اس لیے اسے نکسل وادی تحریک کہا جاتا ہے۔نکسل وادیوں کو 'ماؤوادی' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ماؤ ژے ڈانگ (ماؤ تسے تنگ) کے نظریات کی پیروی کرتے ہیں۔اپنے نظریات کی تشہیر وتوسیع کے لیے یہ تحریک تشدد کا راستہ اختیار کرتی ہے جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔

آج بھارتی کمیونسٹ پارٹی (ماؤوادی) بائیں بازو کا نہایت اہم گروہ ہے جو انتہا پسندانہ نظریات کی حامل ہے۔اس گروہ نے جھارکھنڈ، تلنگانا، آندھرا پردیش-اوڈیشا کی سرحد، نیز کیرالا-کرناٹک-تامل ناڈو ان تین ریاستوں اور مدھیہ پردیش-مہاراشٹر-چھتیس گڑھ ان تین ریاستوں کو جوڑنے والے علاقوں میں اپنے اڈّے قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔

نکسل باری

بائیں بازو کے انتہا پسندانہ نظریات سے کیا مراد ہے؟ آندھرا پردیش میں اُس وقت کا 'پیپلز وار' (PW) نامی گروہ اور بہار اور اطراف کے علاقوں میں سرگرم ماؤسٹ کمیونسٹ سینٹر آف انڈیا کے اتحاد سے ۲۰۰۴ء میں بھارتی کمیونسٹ پارٹی (ماؤوادی) کا قیام عمل میں آیا۔ بھارتی کمیونسٹ پارٹی (ماؤوادی) بائیں بازو کے نظریات کی حامل انتہا پسند تنظیم ہے۔ اس لیے اس تنظیم پر اس کی تمام فروعی تنظیموں سمیت غیر قانونی کارروائیاں (پابندی) ایکٹ ۱۹۶۷ء کے تحت انتہا پسند تنظیم کی حیثیت سے اندراج کیا گیا ہے۔ اس ماؤ وادی کمیونسٹ پارٹی کا نظریہ اسلحہ کے ذریعے حکومتی نظام کو درہم برہم کرنا تھا۔

۳۔ انتہا پسندی

سماج میں خوف و ہراس پھیلانے کے مقصد سے تشدد کا استعمال کرنا یا تشدد کے استعمال کی دھمکی دینا انتہا پسندی کہلاتا ہے۔ انتہا پسندی میں چھاپے مار تدابیر اختیار کی جاتی ہیں لیکن یہ چھاپہ مار جنگ سے مختلف ہوتی ہیں۔ چھاپہ مار فوج ایک ہی علاقے میں سرگرم ہوتی ہے لیکن انتہا پسند کسی ایک علاقے میں ہی سرگرم نہیں ہوتے۔ اسے asymmetric warfare (کوئی مخصوص طریقہ نہ رکھنے والی جنگ) کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی شدت پسندانہ کارروائیوں کا صرف ایک طریقہ نہیں ہوتا۔ خود اپنی حفاظت نہ کر پانے والی عوام کو ہدف بنا کر سماج میں خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی لیے جن لوگوں کو وہ ہدف بناتے ہیں انھیں 'سافٹ ٹارگیٹ' بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً انتہا پسند بس، ٹرین، بس اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن، سنیما گھر، بازار، بھیڑ بھاڑ کے مقامات اور مال وغیرہ کو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ تشدد جان بوجھ کر اور سیاسی مقاصد کے پیش نظر کیا جاتا ہے۔

عام طور پر انتہا پسند کسی معروضی نظریے یا عقیدے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ وہ اس قسم کے نظریات یا عقیدے کی حمایت کرنے والی تنظیموں کا حصہ ہوتے ہیں۔ جدید دور میں انتہا پسندی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ آج انتہا پسند اور ان کی تنظیمیں مختلف ممالک میں انتہا پسندانہ کارروائیاں انجام دے رہی ہیں۔

بین الاقوامی سطح پر انتہا پسندانہ حملوں کی چند مثالیں

i. امریکہ میں ہونے والا انتہا پسندانہ حملہ 9/11 کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ہونے والے اس حملے میں امریکہ کے نیویارک میں واقع ورلڈ ٹریڈ سینٹر WTC اور واشنگٹن ڈی سی میں واقع پنٹاگون کو نیست و نابود کرنے کے لیے انتہا پسندوں نے ہوائی جہاز کا استعمال کیا تھا۔

ii. ۲۰۱۵ء میں بالی (انڈونیشیا) میں انتہا پسندوں نے سلسلہ وار خودکش بم دھماکے کیے۔ جنوبی بالی میں جِم بَرَن بیچ ریسورٹ اور کوٹا نامی دو سیاحتی علاقوں میں بم دھماکے ہوئے۔

iii. ۲۰۱۵ء میں فرانس کے شہر پیرس کے مشرقی علاقے میں چل رہے فٹ بال میچ کے دوران تین خودکش انتہا پسندوں نے حملہ کیا۔ ان کی طرف سے مسلسل گولیاں چلتی رہیں۔ کیفے اور ہوٹلوں کو بھی جان لیوا حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔

iv. ۲۰۱۷ء میں برطانیہ میں لندن برج کے مقام پر حملہ ہوا۔ اس حملے میں ایک موٹر کے ذریعے راستے کے کنارے چلنے والے کئی راہ گیروں کو مار ڈالا گیا۔ موٹر حادثے کا شکار ہونے پر انتہا پسندوں نے بَرو بازار کے ہوٹل اور پب میں گُھس کر لوگوں کو ہلاک کیا۔

بھارت میں ہونے والے کچھ انتہا پسندانہ حملے

i. بھارت کی پارلیمنٹ پر حملہ : ۱۳؍دسمبر ۲۰۰۱ء کو لشکر طیبہ اور جیش محمد کے انتہا پسندوں نے ہتھیار بند ہو کر نئی دلّی میں پارلیمنٹ پر بے دریغ گولیاں برسائیں۔

ii. ممبئی میں حملہ : ۲۶؍نومبر ۲۰۰۸ء کو ممبئی میں ایک کے بعد ایک مسلسل انتہا پسندانہ حملے ہوئے۔ چھترپتی شیواجی ٹرمنس، اوبرائے ٹرائیڈنٹ اور تاج پیلس ہوٹل، میٹرو سنیما، لیو پولڈ کیفے، کاما اسپتال، نریمن ہاؤس پر حملے کیے گئے۔ یہ انتہا پسندانہ حملے پاکستان کی لشکرِ طیبہ کے اراکین نے کیے تھے۔

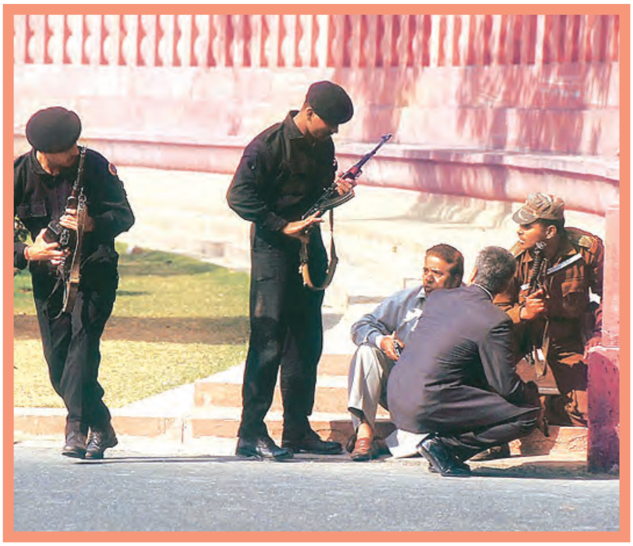

پارلیمنٹ پر حملہ

ممبئی حملہ

انتہا پسندی سے خود کو کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟

انتہا پسندی کی مخالفت میں ہم سب کو متحد ہو کر کوششیں کرنی چاہئیں۔ بہترین نظامِ حکومت اس کا اہم حصہ ہے۔ بہترین نظامِ حکومت کی وجہ سے حکومت کی تمام خدمات اور سہولیات کی رسائی ضرورت مندوں تک ممکن ہے، ان کی اُمیدوں کی تعبیر بھی ممکن ہے۔ لہٰذا انتہا پسندی کی طرف رخ کرنے کا رجحان کم ہوتا ہے۔ محکمہ جاسوسی اور قانون پر عمل پیرا نظام کو چاہیے کہ وہ انتہا پسندانہ کارروائیوں کے پیشگی اندازے قائم کرے، انھیں تلاش کرے، حملے ہونے سے قبل ہی اس کے انسداد کی کوشش کرے۔ سماجی سطح پر عوام کو بھی چاہیے کہ وہ کسی قسم کی انتہا پسندانہ کارروائی کی حمایت نہ کرے۔ عوام میں اس قسم کے خطرات اور ان کا مقابلہ کرنے سے متعلق بیداری ضروری ہے۔ اپنے اطراف میں مشتبہ

شخص، شے، بیگ وغیرہ دِکھائی دینے پر پولس کو مطلع کریں۔ اسی طرح خوف یا لالچ میں آ کر انتہا پسندانہ کارروائی میں ملوث ہونے والوں کی حمایت یا مدد نہ کریں۔

۴۔ بھارت کے شمال مشرقی علاقوں میں سرحد پار سے انتہا پسندی

شمال مشرقی خطے میں اروناچل پردیش، آسام، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، سکم اور تریپورہ ریاستوں کا شمار ہوتا ہے۔ یہ خطہ دو سو سے زیادہ نسلی گروہوں، اپنی مخصوص زبان، رسم خط اور سماجی و تہذیبی شناخت کا حامل ہے۔ بنگلہ دیش، بھوٹان، میانمار اور چین کی سرحدوں سے متصل یہ خطہ فوجی اعتبار سے کافی اہم ہے۔

مختلف نسلی/ قبائلی گروہوں اور جنگجو تنظیموں کے مختلف مطالبات کی وجہ سے یہاں سلامتی کے اعتبار سے حالات پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ ایک بنجر اور غیر ترقی یافتہ خطے کے مظلوم عوام کو اپنے علاقے کو نظر انداز کیے جانے کا احساس سرکشی کی اہم وجہ ہے۔ اس بغاوت کو چین کی حمایت حاصل ہے۔ یہ باغی گروہ میانمار اور بنگلہ دیش میں پناہ لیتے ہیں۔ یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ آف آسام، نیشنل ڈیموکریٹک فرنٹ آف بوڈولینڈ، میزو نیشنل فرنٹ، نیشنل سوشلسٹ کونسل آف ناگالینڈ اور کاربی پیپلز لبریشن ٹائیگرس اس خطے کے چند اہم باغی گروہ ہیں۔

۱۹۷۲ء میں اس علاقے میں صلاح کار کی حیثیت سے نارتھ ایسٹ کونسل قائم کی گئی۔ یہ کونسل آج شمال مشرقی علاقوں کی ترقی کے لیے انتظامات کرتی ہے۔ سماجی اور معاشی میدان میں ترقی کے لیے اس کونسل نے کئی بنیادی اور سماجی منصوبے عمل میں لائے ہیں۔

داخلی تحفظ میں فوج کا کردار

بھارت کی قومی یکجہتی کو داخلی اور خارجی، کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے اور قدرتی آفات کے وقت ضروری سہولیات کی بحالی کے لیے فوج حرکت میں آتی ہے۔ داخلی سلامتی کا فرض ابتدائی مرحلے میں پولس دستے کا ہوتا ہے لیکن کچھ مخصوص اور ناگزیر حالات میں حکومت فوج کو متعین کرتی ہے۔ کشمیر اور شمال مشرقی ریاستوں میں سلامتی کے لیے حکومت نے فوج کی مدد حاصل کی ہے۔

جس وقت فوج عوامی انتظامات میں مدد کرتی ہے تو وہ کچھ اصولوں پر عمل کرتی ہے جو درج ذیل ہیں:

ضرورت، طاقت کا کم سے کم استعمال، غیر جانبداری اور نیک نیتی۔ اسی لیے فوج کے کسی بھی کام کو مناسب حمایت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح کسی کام کو انجام دیتے وقت کم سے کم طاقت کا استعمال کیا جائے۔ فوجی طاقت کا استعمال کرتے وقت فوجی افسروں کو وہاں کے حالات کی معلومات اور مناسب فیصلہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی بھی معاملے میں دخل اندازی کے وقت، خصوصی طور پر مذہبی معاملات میں یا ذات پات کے معاملات میں کسی کی طرف داری کرنا غلط ہے۔ ان تمام اُصولوں پر عمل کرتے وقت نیک نیتی اور غیر جانبداری ضروری ہے۔

کیا آپ نے فلیگ مارچ کا لفظ سنا ہے؟

کسی پر تشدد فساد کے وقت بدامنی پھیل جائے اور مقامی پولس اور نیم فوجی دستوں کو احساس ہو جائے کہ حالات بے قابو ہو گئے ہیں تو اس وقت امن قائم کرنے کے لیے فوج کو حرکت میں لایا جاتا ہے۔ اس وقت فوج پرچم تھام کر راستوں پر مارچ/ پریڈ کرتی ہے اور اس بات کا مظاہرہ کرتی ہے کہ وہ امن و امان قائم کرنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔

سرگرمی

۱۔ جموں اور کشمیر میں سرگرمِ عمل کچھ علیحدگی پسند تنظیموں اور اُن کے لیڈروں کے نام لکھیے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

۲۔ بھارت میں ہونے والے کسی انتہا پسندانہ حملے کی خبر کا تراشہ چسپاں کیجیے اور جماعت میں اس پر بحث کیجیے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

۳۔ بھارت کے نقشے میں نکسلی علاقے کی نشان دہی کرنے والا 'ریڈ کاریڈور' دیکھیے اور اس ریڈ کاریڈور میں آنے والے مہاراشٹر کے ضلعوں کے نام لکھیے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

۴۔ کیا امن کے ذریعے مسائل حل ہوتے ہیں؟ کیا اپنے مطالبات منوانے کے لیے تشدد کا راستہ اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے؟ اس موضوع پر بحث کیجیے اور نکات لکھیے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

۵۔ بین الاقوامی انتہا پسند حملوں کی مثالیں لکھیے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

٦۔ انتہا پسند حملے کے وقت برتے جانے والے احتیاطی اقدامات کی فہرست بنائیے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

834CZ5